مصنوعی دانت لگوانے کا حکم

هل تركيب الأسنان الصناعية يعتبر تغييراً لخلق الله ؟

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

مصنوعی دانت لگوانے کا حکم

ڈینٹل ڈاکٹر بیماری کی بنا پر خراب داڑھ نکال کر اس کی جگہ مصنوعی لگا دیتا ہے، اس کا کہنا ہے کہ اگر خالی جگہ پر نہ کی گئی تو باقی دانتوں کو بھی نقصان ہوگا، یہ علم میں رہے کہ مصنوعی دانت یا تو فکس ہوتی ہے یا نہیں (یعنی ان کا اتارنا ممکن ہوتا ہے، تو کیا یہ حلال ہے یا حرام، اور تغیر خلق اللہ میں داخل ہوتی ہیں یا نہیں ؟

الحمد للہ

بیماری کی ضائع ہونے کی بنا پر اتارے جانے والے دانتوں کی جگہ مصنوعی دانت لگانا مباح امر ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، ہمارے علم میں تو نہیں کہ اہل علم میں سے کسی نے بھی اس سے منع کیا ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مصنوعی دانت منہ میں ہی فکس رہیں، یا اترنے والے ہوں، مریض کو اپنی مصلحت کے لیے تجربہ کار ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل کرنا چاہیے.

تغیر خلق اللہ یعنی اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی یہ ہے کہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت پر راضی نہ ہونا کہ دانت لمبے ہوں، یا پھر انکی شکل خراب معلوم ہوتی ہو، یا دانتوں کے مابین مسافت ہو، اسی لیے اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کرنے والے پر عموما لعنت کی گئی، اور دانتوں میں تبدیلی پیدا کرنے والے پر خصوصا لعنت کی گئی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
(یہ تو اللہ تعالی کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں، اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں)

(جس پر اللہ تعالی نے لعنت کی ہے، اور اس نے یہ کہہ رکھا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے مقرر شدہ حصہ لے کر رہونگا)

(اور انہیں سیدھی راہ سے بہکاتا رہونگا، اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا، اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں، اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں، سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائےگا وہ صریحا نقصان میں ڈوبےگا)النساء (١١٧ - ١١٩).

امام مسلم رحمہما اللہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:
" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبصورتی کے لیے جسم گودنے، اور جسم گدوانے والی، اور ابرو کے بال اتارنے اور اتروانے والی، اور دانتوں کو رگڑ کر باریك کرنے اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی پیدا کرنے والیوں پر لعنت فرمائی "

پھر عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ مجھے کیا ہے کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے "
صحیح مسلم حدیث نمبر (٢١٢٥).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
الواشمۃ: یہ وشم کا اسم مؤنث اسم فاعل ہے، یعنی وشم کرنے والی عورت، یہ وہ عورت ہے جو اپنے ہاتھ یا کلائی، یا ہونٹ وغیرہ یا اپنے جسم کے کسی بھی حصہ میں سوئی وغیرہ داخل کرے حتی کہ خون نکل آئے، اور پھر اس جگہ میں سرمہ یا چونا وغیرہ بھر دے جس سے وہ سبز رنگ کا ہو جائے، ایسا فعل کرنے والی کو واشمہ کہتے ہیں، اور جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو اسے موشومہ کہتے ہیں، اور اگر کوئی عورت ایسا کرنے کا مطالبہ کرے تو اسے مستوشمہ کہا جاتا ہے.

النامصۃ: وہ عورت جو اپنے چہرے سے ابرو کے بال اتارے، اور المتنمصۃ: وہ عورت ہے جو ایسا کرنے کا مطالبہ کرے.
المتفلجات: سے مراد یہ ہے کہ:

اپنے دانتوں كو رگڑ كر باريك كرنا، اگلے چار يا دو دانتوں كو رگڑ كر خوبصورت بنانا، اور يہ الفلج سے ہے جس كا معنى اگلے چار يا دو دانتوں كے مابين رگڑ كر فاصلہ كرنا ہے، يہ بوڑھى اور اس كى عمر كو پہنچنى والى عورتيں كرتى ہيں تا كہ چھوٹى عمر كى نظر آئيں اور دانتوں كى خوبصورتى كے ليے.

اس ليے كہ دانتوں كے درميان يہ تھوڑا سا فاصلہ چھوٹى عمر كى لڑكيوں ميں ہوتا ہے، اور جب عورت بڑى عمر كى ہو جاتى ہے تو اس كے دانت بڑے ہو كر آپس ميں مل جاتے ہيں، تو وہ اسے ريتى كے ساتھ رگڑ كر ديكھنے كے ليے خوبصورت بناتى ہے، اور لوگوں كو يہ باور كراتى ہے كہ وہ چھوٹى عمر كى ہے، اور ان احاديث كى بنا پر ايسا كرانے اور كرنے و الى پر يہ فعل حرام ہے، اور اس ليے بھى كہ يہ اللہ تعالى كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى اور تغير ہے، اور اس ليے كہ يہ جعل سازى اور دھوكہ ہے.

المتفلجات للحسن:

اس كا معنى يہ ہے كہ يہ فعل خوبصورتى كے ليے كرتى ہيں، اور اس ميں يہ اشارہ ہے كہ حرام وہ ہے جو خوبصورتى كے ليے كيا گيا ہو، ليكن اگر دانت كے علاج يا كسى عيب كى بنا پر علاج كے ليے ايسا كيا جائے تو اس ميں كوئى حرج نہيں.

ديكھيں: شرح مسلم (١٤ / ١٠٦ - ١٠٧) مختصرا.

امام نووى رحمہ اللہ كى كلام نے دانتوں ميں موجود كسى عيب كو دور كرنے كے ليے علاج كروانے، اور اللہ تعالى كى پيدا كردہ صورت پر راضى نہ ہونے اور خوبصورتى كے ليے دانتوں كے ساتھ كھيلنے ميں فرق بيان كر ديا ہے، لہذا پہلى غرض كے ليے مباح ہے، اور دوسرى غرض كے ليے حرام ہے.

سنت نبويہ ميں اسے دلائل ملتے ہيں جن سے بيمارى يا بڑھاپے كى بنا پر گر جانے والے دانتوں كى جگہ مصنوعى دانت لگانے پر استدلال كيا گيا ہے، بلكہ اگر اس كى جگہ كوئى دانت نہ ٹھر سكے تو سونے كے دانت لگانا بھى جائز ہيں.

عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں جاہلیت میں یوم کلاب (جاہلیت کی ایك لڑائی کا نام ہے) میں ناك پر زخم آیا، تو انہوں نے چاندی کی ناك بنوا کر لگوائی، لیکن اس میں بدبو پیدا ہونے لگی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ سونے کی ناك بنوا کر لگا لیں "
سنن ترمذی حدیث نمبر (١٧٧٠) سنن ابو داود حدیث نمبر (٤٢٣٢) سنن نسائی حدیث نمبر (٥١٦١) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے " ارواء الغلیل " (٨٢٤) میں حسن قرار دیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" لیکن ضرورت کے وقت سونے کے دانت وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے، شرط یہ ہے کہ اگر اس کی جگہ کوئی اور نہ فٹ نہ ہو " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (٤ / ٢٤٨).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہمارے لیے جاننا ضروری اور واجب ہے کہ سونے کا دانت لگانا جائز نہیں، لیکن ضرورت کے وقت جائز ہے، اس لیے کوئی بھی شخص بطور زینت اور خوبصورتی نہیں لگوا سکتا، لیکن اگر عورتوں کے ہاں سونے کے دانتوں کے ساتھ خوبصورتی اور حسن اختیار کرنا عادت بن چکی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن مردوں کے بغیر ضرورت کے کبھی بھی جائز نہیں " انتہی.

دیکھیں: لقاءات الباب الفتوح (٢٨) سوال نمبر (٥).

واللہ اعلم .